



रजिस्ट्री सं. डि/221

Registered No. D-221

भारत का राजपत्र

THE GAZETTE OF INDIA

دی گزٹ آف انڈیا

असाधारण

EXTRAORDINARY

غیر معمولی

भाग XVII

अनुभाग I

PART XVII

SECTION I

XVII حصہ

یکشہ I

प्राधिकार से प्रकाशित
PUBLISHED BY AUTHORITY

اُخْتَارِي سے شائع کیا گیا

सं. I	नई दिल्ली	मंगलवार	2, अगस्त 2005/11	श्रावण, 1927	(शक)	खंड I
No. I	New Delhi	Tuesday	2, August 2005/11	Sravana, 1927	(Saka)	Vol. I
نंबर I	نئی دہلی	منگل	2005ء، 2/11	سراوان، 1927	(مک)	I جلد

विधि और न्याय मंत्रालय (विधायी विभाग)

नई दिल्ली, 30 मार्च, 2003/चैत्र 9, 1925 (शक)

“कौमी अकलीयत कमीशन एक्ट 1992”, “कौमी पसमांदा तबकात कमीशन एक्ट, 1993”, “कौमी कमीशन बराए ख्वातीन एक्ट, 1990” और “अयोध्या में मअययन रक्बे का हसूल एक्ट, 1993” का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

MINISTRY OF LAW AND JUSTICE
(LEGISLATIVE DEPARTMENT)

New Delhi, 30th March, 2003/Chaiter 9, 1925 (Saka)

The translation in Urdu of the following Acts, namely:- "The National Commission for Minorities Act, 1992", "The National Commission for Backward Classes Act, 1993", "The National Commission for Women Act, 1990", and "The Acquisition of Certain Area At Ayodhya Act, 1993" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text thereof in Urdu under clause (a) of section 2 of the Authoritative Texts (Central Laws) Act, 1973.

وزارت قانون اور انصاف
(محکمہ وضع قانون)

مندرجہ ذیل ایکس بخواں: ”قوی اقلیت کمیشن ایکٹ 1992“، ”قوی پسمندہ طبقات کمیشن ایکٹ، 1993“، ”قوی کمیشن برائے خواتین ایکٹ، 1990“ اور ”ایودھیا میں معین رقبے کا حصول ایکٹ، 1993“ کا اردو ترجمہ صدر کی اخباری سے شائع کیا جا رہا ہے اور یہ مستند من (مرکزی قوانین) ایکٹ 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اس کا اردو میں مستند من سمجھا جائے گا۔

قومی کمیشن برائے خواتین ایکٹ، 1990

(نمبر 20 بابت 1990)

(کیم جنوری 2002ء تک ترمیم شدہ)

(30 اگست 1990)

ایکٹ تاکہ خواتین کے لیے قومی کمیشن مرتب کیا جائے اور اس سے مسلک یا خمنی امور کی نسبت توضیع کی جائے۔
پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے اکتسالیس دویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:-

باب I

ابتدائیہ

مخصر نام، وسعت اور نفاذ

- (1) اس ایکٹ کو قومی کمیشن برائے خواتین ایکٹ 1990 کہا جائے گا۔
- (2) یہ سوائے ریاست جموں و کشمیر کے سارے بھارت سے متعلق ہے۔
- (3) اس کا 31 جنوری 1992ء کو نافذ ہونا متصور ہوگا۔

تعریفات

2۔ اس ایکٹ میں تاؤن ٹکنیک سیاقد عبارت اس کے خلاف ہو۔

(الف) ”کمیشن“ سے مراد ہے دفعہ 3 کے تحت تشکیل دیا گیا قومی کمیشن برائے خواتین؛

(ب) ”رکن“ سے مراد ہے کمیشن کا رکن اور اس میں رکن یکریٹری بھی شامل ہے؛

(ج) ”مقررہ“ سے مراد ہے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد سے مقررہ۔

باب II

القومی کمیشن برائے خواتین

قومی کمیشن برائے خواتین کی تشکیل

- (1) مرکزی حکومت ایک جماعت تشکیل دے گی جسے قومی کمیشن برائے خواتین کہا جائے گا جو ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے کارہائے منصی انجام دے گا جو اسے اس ایکٹ کے تحت تفویض اور سپرد کیے گئے ہوں۔
- (2) کمیشن مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگا۔

(الف) ایک چیئر پرن جو خواتین کے مفادات کا پابند ہو گا جسے مرکزی حکومت نامزد کرے;

(ب) پانچ اراکین جنہیں مرکزی حکومت قابلیت، دیانت اور باحیثیت ایسے اشخاص میں سے نامزد کرے جنہیں قانون یا قانون سازی، مددوروں کی اخمن سازی، ایسی صنعت یا تنظیم یا تنظیم کی انتظامیہ جو خواتین کی ملازمتی صلاحیت بڑھانے کی پابند ہو، خواتین کی رضا کارانہ تظیموں، (جس میں خواتین سرگرم اراکین شامل ہیں) انتظامیہ، اقتصادی ترقی، صحت، تعیینی یا سماجی بہبود کا تجربہ حاصل رہا ہو:

بشر طیکہ ہر ایک میں سے کم از کم ایک رکن ان اشخاص میں سے ہو گا جن کا تعلق بالترتیب درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں سے ہو:

(ض) ایک رکن سیکریٹری جسے مرکزی حکومت نامزد کرے، جو—

(i) انتظام، تنظیمی ڈھانچے یا سماجیاتی تحریک کے میدان میں ماہر ہو، یا

(ii) کوئی افسر جو یونین یا آل ائٹی سروس کی سول سروس کا رکن ہو یا یونین کے تحت مناسب تجربے کے ساتھ سول سروس کا عہدہ رکھتا ہو۔

چیئر پرن اور اراکین کی میعاد عہدہ اور شرائط ملازمت

4- (1) چیئر پرن اور ہر ایک رکن، زیادہ سے زیادہ تین سال کی ایسی مدت کے لیے عہدہ دار رہے گا جس کی مرکزی حکومت اس بارے میں صراحت کرے۔

(2) چیئر پرن یا رکن (رکن سیکریٹری کے سوا جو یونین کے سول سروس یا آل ائٹی سروس کا رکن ہو یا یونین کے تحت سول عہدے دار ہو) کسی بھی وقت چیئر پرن یا جیسی بھی صورت ہو، رکن کے عہدے سے تحریری طور پر اور مرکزی حکومت کے نام اپنا استعفی بھیج سکتا ہے۔

(3) مرکزی حکومت کسی شخص کو ضمن (2) میں مذکور چیئر پرن یا رکن کے عہدے سے ہٹائے گی، اگر وہ شخص—

(الف) جو بے ادار یا لیہ ہو جائے؛

(ب) کسی ایسے جرم کا مجرم قرار دیا جائے اور اسے قید کی سزا دی گئی ہو، جس میں مرکزی حکومت کی رائے میں اخلاقی بد چلنی شامل ہو؛

(ج) جو مخبوط الحواس ہو جائے اور اسے کسی عدالتِ مجاز نے ایسا قرار دیا ہو؛

(د) جو فعل کرنے سے انکار کرے یا فعل کرنے کے قابل نہ رہے؛

(ه) کمیشن سے غیر حاضری کی اجازت حاصل کیے بغیر، کمیشن کے تین مسلسل اجلاسوں سے غیر حاضر رہے؛ یا

(و) مرکزی حکومت کی رائے میں چیئر پرن یا رکن کے عہدے کا اس نے ناجائز استعمال کیا ہو جس سے اس شخص کا اس عہدہ پر رہنا مفادِ عامہ کے لیے نقصان دہ ہو:

بشر طیکہ کسی بھی شخص کو اس فقرے کے تحت اس وقت تک نہیں ہٹایا جائے گا جب تک کہ اس شخص کو اس امر میں سے جانے کا معقول موقع نہ دیا گیا ہو۔

(4) ضمن (2) کے تحت یاد گیر طور پر خالی واقع ہونے والی اسلامی نئی نامزدگی سے پر کی جائے گی۔

(5) چیئر پرن اور اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

کمیشن کے افران اور دیگر ملازمین

5- (1) مرکزی حکومت کمیشن کو ایسے افران اور ملازمین مہیا کرے گی جو اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے کارہائے منصی کی بہترانجام دہی کے لیے ضروری ہوں۔

(2) کمیشن کی غرض کے لیے مقرر کیے گئے افران اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

مشہرے اور الاؤنس گرانٹوں میں سے ادا کیے جائیں گے

- 6۔ چیئر پرسن اور ارکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور انتظامی اخراجات جس میں دفعہ 5 میں مولہ افسران اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے، الاؤنس اور پشن شامل ہیں، دفعہ 11 کے ضمن (1) میں مولہ گرانٹوں میں سے ادا کیے جائیں گے۔

خالی اسمی وغیرہ سے کمیشن کی کارروائی ناجائز نہیں قرار دی جائے گی

- 7۔ کمیشن کے کسی فعل یا کارروائی پر صرف اس بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا اسے ناجائز قرانٹیں دیا جائے گا کہ اس میں کوئی اسمی خالی ہے یا کمیشن کی تشکیل میں کوئی نقص موجود ہے۔

کمیشن کی کمیٹیاں

- 8۔ (1) کمیشن ایسی کمیٹیاں مقرر کر سکتا ہے جو ایسے خصوصی امور پر نپٹانے کے لیے ضروری ہوں جنہیں کمیشن وقایوں قبلاً تھے میں لے۔
 (2) کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ضمن (1) کے تحت مقررہ کسی کمیٹی کے ارکین کے طور پر ایسے اشخاص کی ایسی تعداد کو شریک کرے، جو کمیشن کے رکن نہ ہوں، جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اور ایسے شریک کیے گئے اشخاص کو کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرنے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا لیکن انہیں رائے دہی کا حق حاصل نہیں ہوگا۔
 (3) اس طرح شریک کیے گئے اشخاص کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کے لیے ایسے الاؤنس پانے کے حقدار ہوں گے جو مقرر کیے جائیں۔

کمیشن اپنے ضابطوں کو منضبط کرے گا

- 9۔ (1) کمیشن یا اس کی کمیٹی کا اجلاس اس وقت ہو گا جب ضروری ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ پر ہوگا جسے چیئر پرسن ٹھیک سمجھے۔
 (2) کمیشن اپنے اور اپنی کمیٹیوں کے ضابطے کو منضبط کرے گا۔
 (3) کمیشن کے تمام احکام اور فیصلوں کی تویث رکن سیکریٹری یا اس بارے میں رکن سیکریٹری کا باضابطہ مجاز کیا گیا کمیشن کا کوئی دیگر افسر کرے گا۔

باب III

کمیشن کے کارہائے منصبی

کمیشن کے کارہائے منصبی

- 10۔ (1) کمیشن مندرجہ ذیل تمام کارہائے منصبی یا ان میں سے کوئی کا منصبی انجام دے گا، یعنی:-
 (الف) آئین اور دیگر قوانین کے تحت خواتین کے لیے وضع کے گئے تحفظات کی نسبت تمام امور کی چجان میں اور جانش پڑتاں کرنا؛
 (ب) مرکزی حکومت کو ان تحفظات کے عمل پر پورٹیں سالانہ اور ایسے دیگر اوقات پر جنہیں کمیشن مناسب سمجھے، پیش کرنا؛
 (ج) ایسی روپرتوں میں یونین یا کسی ریاست سے خواتین کے حالات کی بہتری کے لیے ان تحفظات کی موثر عمل آوری کی سفارشات کرنا؛
 (د) وقایوں قبلاً خواتین کی نسبت آئین اور دیگر قوانین کی موجودہ توضیعات کا جائزہ لینا اور اس میں ترمیمات کی سفارشات کرنا تاکہ ایسے قوانین میں کسی نقائص، کیوں یا خامیوں کو پورا کرنے کے لیے انسدادی قانون سازی کے اقدام تجویز کئے جاسکیں؛
 (ه) خواتین کی نسبت آئین اور دیگر قوانین کو توضیعات کی خلاف ورزی کے معاملات متعلقہ حکام کے ساتھ اخھانا۔

- (و) مندرجہ ذیل امور کی نسبت شکایات کی چھان بین کرنا اور ان پر از خود توجہ دینا۔
 خواتین کو حقوق سے محروم رکھنا،
- (ی) خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے وضع کیے گئے قوانین اور مساوات و ترقی کے مقصد کے حصول کی عدم عمل آوری،
 حکمت عملی کے ایسے فیصلوں، رہنماء صولوں یا ہدایات کی عدم تقلیل جن کا مقصد مشکلات کو کم کرنا اور بہبودی کو یقینی بنانا نیز خواتین کو امداد فراہم کرنا ہے اور ایسے امور سے پیدا ہونے والے مسائل کو متعلقہ حکام کے ساتھ اٹھانا؛
- (ز) خواتین کے خلاف عدم مساوات اور زیادتیوں سے پیدا ہونے والے مخصوص مسائل یا صورت حال کا خصوصی مطالعہ یا تحقیقات کروانا اور بندشوں کی نشاندہی کرنا تاکہ ان کو دور کرنے کی تدبیرات کی سفارش کی جائے؛
- (ح) ترقیاتی تعلیمی تحقیقی ہاتھ میں لینا تاکہ تمام امور میں خواتین کی مناسب نمائندگی کو یقینی بنانے کے طریقے تجویز کیے جاسکیں اور ان کی ترقی کو روکنے کے ذمہ دار عناصر کی نشاندہی کرنا مثلاً مکانیت اور بینادی خدمات تک رسائی نہ ہونا، بے جا مشقت اور پیش و رانہ مضراتی صحبت کو کم کرنے اور ان کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ناکافی امدادی خدمات اور تکنیکی علم؛
- (ط) خواتین کو سماجی و اقتصادی ترقی کے منصوبہ جاتی عمل میں شریک کرنا اور مشورہ دینا؛
- (ی) یونین اور کسی ریاست کے تحت خواتین کی ترقی کی پیش رفت کا اندازہ کرنا؛
- (ک) کسی جیل ریمانڈ ہوم، خواتین کے ادارے یا تحویل کی ایسی دیگر جگہ کا جہاں خواتین کو بھیتیت قیدی یا دیگر طور پر رکھا جائے، معاینہ کرنا یا کروانا اور اگر ضروری پایا جائے تو متعلقہ حکام کے ساتھ اندادی کارروائی کا معاملہ اٹھانا؛
- (ل) ایسی مقدمہ بازی کے لیے رقم فراہم کرنا جس میں ایسے مسائل شامل ہوں جن سے خواتین کی ایک بڑی جماعت متاثر ہوتی ہو؛
- (م) حکومت کو خواتین کی نسبت کسی امر اور خاص طور پر بعض ایسی مشکلات کی میعادی رپورٹیں دینا جن کے تحت خواتین پر یہاں ہوں؛
- (ن) کوئی ایسا دیگر امر جس کی نسبت مرکزی حکومت اس سے رجوع کرے۔
- (2) مرکزی حکومت ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں محلہ تمام رپورٹیں ایک ایسی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں رکھاوے گی جن میں یونین کی نسبت سفارشات پر کی گئی یا مجوزہ کارروائی کی وضاحت اور ایسی سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات درج ہوگی۔
- (3) جب ایسی کوئی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے امر کی نسبت ہو جس سے کسی ریاستی حکومت کا تعلق ہو، تو کمیشن ایسی رپورٹ یا اس کے حصے کی نقل اس ریاستی حکومت کو بھیجے گا جو اسے ایک ایسی یادداشت کے ساتھ ریاستی قانون سازیہ میں رکھاوے گی جس میں ریاست کی نسبت سفارشات پر کی گئی یا مجوزہ کارروائی کی وضاحت اور ایسی سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات درج ہوں گی۔
- (4) کمیشن کو ضمن (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (و) کے ذیلی فقرہ (ا) میں محلہ کسی امر کی چھان بین کرتے وقت دعویٰ کی سماعت کرنے والی دیوانی عدالت کے اور خاص طور پر مندرجہ ذیل امور کی نسبت تمام اختیارات حاصل ہوں گے یعنی:-
- (الف) بھارت کے کسی حصے سے کسی شخص کو طلب کرنا اور حاضر کرنا اور حلف پر اس کا پیان لینا؛
- (ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور اسے پیش کرنے کا حکم دینا؛
- (ج) بیانات حلقوی پر شہادت لینا؛
- (د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کرنا؛
- (ه) گواہوں کے بیان لینے اور دستاویزات کا معاینہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا؛ اور کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے۔

مالیات، حسابات اور آڈٹ

مرکزی حکومت کی گرانٹیں

- (1) مرکزی حکومت اس بارے میں قانون کی رو سے پارلیمنٹ سے کی گئی مناسب تخصیص کے بعد کمیشن کو گرانٹوں کے طور پر زینقت کی ایسی رقم ادا کرے گی جنہیں مرکزی حکومت اس ایکٹ کی اغراض کے لیے استعمال میں لانے کی خاطر ٹھیک سمجھے۔
- (2) کمیشن ایسی رقم خرچ کر سکے گا جنہیں وہ اس ایکٹ کے تحت کارہائے منصی کی انجام دہی کے لیے ٹھیک سمجھے اور ایسی رقم ضمن (1) میں مولہ گرانٹوں میں سے واجب الادا اخراجات مقصود ہوں گی۔

حسابات اور آڈٹ

- (1) کمیشن مناسب حسابات اور دیگر متعلقہ ریکارڈ رکھے گا اور ایسے فارم کے مطابق حسابات کا سالانہ گوشوارہ مرتب کرے گا جو مرکزی حکومت بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جزل کے مشورے سے مقرر کرے۔
- (2) کمیشن کے حسابات کا آڈٹ کمپٹر ولر اور آڈیٹر جزل ایسے ڈقوں سے کرے گا جن کی وہ صراحت کرے اور ایسے آڈٹ کے سلسلے میں کیے گئے کوئی اخراجات کمیشن سے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جزل کو واجب الادا ہوں گے۔
- (3) کمپٹر ولر اور آڈیٹر جزل اور اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے حسابات کے آڈٹ کے متعلق اس کے مقرر کیے گئے کسی شخص کو ایسے آڈٹ کے سلسلے میں وہی حقوق، مراءات اور اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ کمپٹر ولر اور آڈیٹر جزل کو سرکاری حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں عام طور پر حاصل ہوتے ہیں اور، خاص طور پر اسے کھاتوں، حسابات، متعلقہ ووچ اور دیگر دستاویزات اور کاغذات طلب کرنے اور کمیشن کے دفاتر میں سے کسی دفتر کام عایینہ کرنے کا حق حاصل ہو گا۔
- (4) کمیشن کے حسابات، جو کمپٹر ولر جزل یا اس بارے میں اس کے مقرر کسی دیگر شخص کے مصدقہ ہوں، ان پر آڈٹر پورٹ کے ہمراہ، کمیشن سے سالانہ مرکزی حکومت کو بھیجے جائیں گے۔

سالانہ رپورٹ

- (1) کمیشن ہر مالیاتی سال کے لیے ایسے فارم کے مطابق اور ایسے وقت پر، جو مقرر کیا جائے، اپنی سالانہ رپورٹ مرتب کرے گا، جس میں گزشتہ مالیاتی سال کے دوران اس کی سرگرمیوں کی مکمل تفصیل درج ہو گی اور اس کی ایک نقل مرکزی حکومت کو بھیجے گا۔
- سالانہ رپورٹ اور آڈٹ رپورٹ پارلیمنٹ کے رو برو پیش کی جائے گی
- (2) مرکزی حکومت سالانہ رپورٹ، اس میں درج ایسی سفارشات پر کی گئی کارروائی کی یادداشت، جہاں تک وہ مرکزی حکومت کی نسبت ہو، اور انہیں سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات کے ہمراہ اور آڈٹ رپورٹ، رپورٹوں کی وصولی کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گی۔

متفرق

کمیشن کا چیئر پرسن، ارکین اور عملہ سرکاری ملازم میں ہوں گے

- 15۔ کمیشن کا چیئر پرسن، ارکین اور دیگر ملازم میں مجموعہ تعریفات بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم میں متصور ہوں گے۔

مرکزی حکومت کمیشن سے مشورہ کرے گی

- 16۔ مرکزی حکومت حکمت عملی کے ایسے تمام اہم امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی جن سے خواتین متاثر ہوتی ہوں۔

قواعد بنانے کا اختیار

- (1) مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کے عمل در آمد کے لیے قواعد بنائے گی۔
 (2) خاص طور پر اور متنزہ کردہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی تو ضمیح ہو سکے گی،
 یعنی:-

(الف) دفعہ 5 کے ضمن (5) کے تحت چیئر پرسن اور ارکین اور دفعہ 5 کے ضمن (2) کے تحت افران اور دیگر ملازم میں کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت؛

(ب) دفعہ 8 کے ضمن (3) کے تحت شریک یہے گئے اشخاص کی کمیٹی کے اجلاسوں میں حاضری کے لیے الاؤنس؛

(ج) دفعہ 10 کے ضمن (4) کے فقرہ (و) کے تحت دیگر امور؛

(د) ایسا فارم جس کے مطابق دفعہ 12 کے ضمن (1) کے تحت حسابات کا سالانہ گوشوارہ رکھا جائے گا؛

(ه) ایسا فارم جس کے مطابق اور ایسا وقت جس پر، دفعہ 13 کے تحت سالانہ روپورٹ مرتب کی جائے گی؛
 کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جانا مطلوب ہو، یا مقرر کیا جائے۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب کہ اس کا اجلاس ہو رہا ہو، تیس کی اسکی مجموعی مدت کے لیے رکھا جائے گا جو ایک اجلاس یا دویاں تک یہے بعد دیگرے اجلاسوں پر مشتمل ہو اور اگر فوری بعد والے اجلاس یا متنزہ کردہ بالا یہے بعد دیگرے اجلاسوں کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان قاعدے میں کوئی ترمیم کرنے پر متفق ہو جائیں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے، تو اس کے بعد قاعدہ صرف ایسی ترمیم شدہ صورت میں موثر ہو گا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کا العذری اس قاعدے کے تحت ماقبل یہے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہیں پہنچائے گی۔